غزل

شفقت کاظمی

دل سے اُٹھے کہ نظر سے اُٹھے
فتنے کیا جانے کدھر سے اُٹھے

پھر کبھی لوٹ کے آئے نہ گئے
جو تری راہ گذر سے اُٹھے

رشکِ طوبیٰ تھے جو سائے مجھ کو
رفتہ رفتہ مرے سر سے اُٹھے

تا بہ کے طعنۂ درباں سنتے
ہم بھی آخر ترے در سے اُٹھے

کتنے ہائل تھے وہ طوفان شفقت
جو مرے دیدۂ تر سے اُٹھے